بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۳/۵۸ | ۱۸ رجب ۱۳۸۹ھ - یکم اخاء ۱۳۴۸ھش - یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۲۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ کا رحم ہے اُس شخص پر جو قبل از نزولِ بلا خدا سے ڈرتا ہے

جو امن کے وقت خدا کو نہیں بھلاتا خدا اسے مصیبت کے وقت نہیں بھلاتا

(۱) "اللہ کا رحم ہے اُس شخص پر جو امن کی حالت میں اسی طرح ڈرتا ہے جس طرح کسی مصیبت کے وارد ہونے پر ڈرتا ہے۔ جو امن کے وقت خدا تعالیٰ کو نہیں بھلاتا خدا تعالیٰ اُسے مصیبت کے وقت نہیں بھلاتا۔ اور جو امن کے زمانہ کو عیش میں بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعائیں کرنے لگتا ہے تو اُس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ جب عذابِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے تو توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ پس کیا ہی سعید وہ ہے جو عذابِ الٰہی کے نزول سے پیشتر دعا میں مصروف رہتا ہے، صدقات دیتا ہے اور امرِ الٰہی کی تعظیم اور خلق اللہ پر شفقت کرتا ہے۔ اپنے اعمال کو سنوار کر بجا لاتا ہے۔ یہی سعادت کے نشان ہیں۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اسی طرح سعید اور شقی کی شناخت بھی آسان ہوتی ہے۔"

(۲) "اصل میں انسان جوں جوں اپنے ایمان کو کامل کرتا ہے اور یقین میں پکا ہوتا جاتا ہے توں توں اللہ تعالیٰ اس کے واسطے خود علاج کرتا ہے۔ اس کو ضرورت نہیں رہتی کہ دوائیں تلاش کرتا پھرے وہ خدا تعالیٰ کی دوائیں کھاتا ہے اور خدا تعالیٰ خود اس کا علاج کرتا ہے۔ بھلا کوئی دعویٰ سے کہہ سکتا ہے کہ فلاں دوا سے فلاں مریض ضرور ہی شفا پا جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ بعض اوقات دیکھا جاتا ہے کہ وہ اُلٹا ہلاکت کا موجب ہو جاتی ہے۔ بعض وقت تشخیص میں غلطی ہوتی ہے بعض وقت دواؤں کے اجزاء میں غلطی ہو جاتی ہے۔ غرض حتمی علاج نہیں ہو سکتا۔ ہاں خدا تعالیٰ جو علاج فرماتا ہے وہ حتمی ہوتا ہے۔ اس سے نقصان نہیں ہوتا۔ مگر یہ بات ذرا مشکل ہے۔ کامل ایمان کو چاہتی ہے اور یقین کے پہاڑ سے پیدا ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کا اللہ تعالیٰ خود معالج ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ دانت میں سخت درد تھا میں نے کسی سے دریافت کیا کہ اس کا کیا علاج ہے۔ اُس نے کہا کہ موٹا علاج مشہور ہے علاجِ دنداں اخراجِ دنداں۔ اس کا یہ فقرہ میرے دل پر بہت گراں گزرا کیونکہ دانت بھی ایک نعمتِ الٰہی ہے اسے نکال دینا ایک نعمت سے محروم ہونا ہے۔ اسی فکر میں تھا کہ غنودگی آئی اور زبان پر جاری ہوا واذا مرضت فھو یشفین اس کے ساتھ ہی معاً درد ٹھہر گیا اور پھر نہیں ہوا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۲۹، ۲۳۰)

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۳۰ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے حضور ایدہ اللہ کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ضروری اعلان:- تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ ۱۵ اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں اپنی اپنی لجنہ کی سالانہ رپورٹ بھجوا دیں۔ اسی طرح شعبہ مالی کا حساب بھی ساتھ ہی بھجوا دیں۔ ہر لجنہ سالانہ رپورٹ کی دو کاپیاں بھجوائے نیز جس لجنہ کے پاس جتنا چندہ جمع ہو وہ بھجوا دے تاکہ حساب ختم کئے جائیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

• گھٹیالیاں سکول کے لئے ایک ایف سی۔ ٹی یا بی۔ اے پاس استانی کی ضرورت ہے۔ خواہشمند میرے نام درخواست بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

• مکرم محمد اسلم صاحب شاد ابن مکرم راجہ محمد یٰسین صاحب مبائع ضلع سرگودھا کو اللہ تعالیٰ نے ۲۶ ستمبر ۱۹۶۹ء بروز جمعہ فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم صوبیدار عبد المنان صاحب دہلوی افسر حفاظت کا نواسہ ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نومولود کا نام "محمد اکبر" رکھا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

تین بابرکت ایام

جن میں سینکڑوں احمدی معصوم بچے مل کر خداوند کریم سے عاجزانہ دعائیں کریں گے اور اپنے ایام نماز کی پابندی اور ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے گزاریں گے۔ بزرگانِ سلسلہ کی تقاریر گونجیں گی اور خود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دعیان جلوہ افروز ہوں گے۔ ان کے لئے دعائیں فرمائیں گے۔ ہاں! ایسے ایام کے بابرکت ہونے میں کسے شک ہو سکتا ہے!!

پس اے احمدی بچو! ۱۷-۱۸-۱۹ اخاء (اکتوبر) کو مرکزی سلسلہ میں پروانوں کی طرح جمع ہو جاؤ تا برکتوں سے اپنی جھولیاں بھر لو۔ خدا ایسا ہی کرے۔ آمین۔

مہتمم اطفال

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

احادیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

نماز جمعہ اور اس کے آداب

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ، وَفِیْہِ اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ، وَفِیْہِ اُخْرِجَ مِنْھَا"

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل یوم الجمعۃ ص ۳۳۱ ج ۱)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دن جس میں سورج چڑھتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اسی دن آدمؑ پیدا کئے گئے اسی دن جنت میں لے جائے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے۔

(۲)

عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ، فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ، فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ"

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تفریع ابواب الجمعۃ ص ۱۵۰ ج ۱)

حضرت اوس بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنوں میں سے بہترین دن جمعہ ہے۔ اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ (اس دن) تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

(۳)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "غُسْلُ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ"

(مسلم کتاب الجمعہ باب وجوب غسل الجمعہ علی کل بالغ ص ۳۲۸ ج ۱)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ مسلمان کے لئے واجب ہے۔

(۴)

عَنِ الْفَاکِہَۃِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَتْ لَہٗ صُحْبَۃٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ کَانَ یَغْتَسِلُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمَ عَرَفَۃَ وَیَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ النَّحْرِ۔

(مسند احمد حدیث الفاکہ بن سعدؓ ص ۷۸ ج ۴)

حضرت فاکہؓ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن عرفہ کے دن یعنی نویں ذوالحجہ کو، عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن ضرور نہاتے یعنی ان دنوں میں نہانا مسنون ہے۔

(۵)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ یَبْدَاُ فَیَغْسِلُ یَدَیْہِ ثُمَّ یُفْرِغُ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ فَیَغْسِلُ فَرْجَہٗ ثُمَّ یَتَوَضَّاُ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ یَاْخُذُ الْمَاءَ فَیُدْخِلُ اَصَابِعَہٗ فِیْ اُصُوْلِ الشَّعْرِ حَتّٰی اِذَا رَاٰی اَنْ قَدِ اسْتَبْرَاَ اَحْفَنَ عَلٰی رَاْسِہٖ ثَلٰثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰی سَائِرِ جَسَدِہٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ"

(مسلم کتاب الطہارۃ باب صفۃ غسل الجنابۃ ص ۱۲۲ ج ۱)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب نہاتے تو پہلے دائیں ہاتھ سے پانی لے کر دونوں ہاتھ دھوتے۔ پھر استنجاء کرتے پھر وضو کرتے اس کے بعد کچھ پانی سر پر ڈالتے اور اپنی انگلیاں بالوں میں پھیرتے تا کہ ان کی جڑیں بھیگ جائیں۔

(۶)

عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ طُوْلَ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِہٖ مَئِنَّۃٌ مِنْ فِقْہِہٖ، فَاَطِیْلُوا الصَّلٰوۃَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَۃَ"

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تخفیف الصلوٰۃ و الخطبۃ ص ۳۳۷ ج ۱)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انسان کا لمبی نماز پڑھنا اور مختصر خطبہ دینا اس کے فہم و فراست کی دلیل ہے۔ پس نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر۔

(۷)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَالَ: "فِیْھَا سَاعَۃٌ لَا یُوَافِقُھَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰہَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ" وَاَشَارَ بِیَدِہٖ یُقَلِّلُھَا"

(مسلم کتاب الجمعۃ باب فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ ص ۳۳۰ ج ۱)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا ذکر کیا اور فرمایا اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جب مسلمان کو ایسی گھڑی ملے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے وہ قبول کی جاتی ہے۔ آپؐ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ یہ گھڑی بہت ہی مختصر ہوتی ہے۔

درخواستِ دعا

یکم اکتوبر سے پاکستان کے تمام پولی ٹیکنیک اداروں میں سالانہ امتحانات شروع ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے تمام احمدی طالب علموں کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار انیس احمد خان میکینیکل سال دوم گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ لاہور)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

خطبہ جمعہ

میرے دل میں یہ خواہش شدت سے پیدا کی گئی ہے

سورۂ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیتیں ہر احمدی کو خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا زبانی یاد ہونی چاہئیں

ان آیات کے معنے بھی آنے چاہئیں۔ ان کی تفسیر بھی آنی چاہیئے اور ہمیشہ وہ دماغ میں مستحضر بھی رہنی چاہیئے

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے منافقین کی بنیادی کمزوریوں کو بیان فرما کر ان سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ تبوک ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۲ ستمبر ۱۹۶۹ء

بمقام احمدیہ ہال کراچی

(مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔ اے رکن شعبہ زود نویسی)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۂ بقرہ کی یہ ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں۔

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ

(البقرہ ۲: ۱ تا ۱۷)

اس کے بعد فرمایا:۔

اس وقت پہلے تو میں اس رنج و الم کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ کل

ہمارے عزیز بھائی میجر عزیز احمد صاحب

حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحوم بڑے مخلص اور دعا گو انسان تھے۔ اللہ تعالےٰ اپنی رحمت کی چادر میں انہیں لپیٹے رکھے۔ میں نمازوں کے بعد مرحوم کی غائبانہ نماز جنازہ بھی پڑھاؤں گا دوست اس میں شریک ہوں اور ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ دوسرے دو ایک روز میں انشاء اللہ واپسی ہے۔ دل جانے کے خیال سے اداس بھی ہے اور وہ پہنچنے کے لئے بے چین بھی۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اللہ تعالےٰ آپ دوستوں کو بھی

اپنی رحمتوں سے نوازتا رہے

اور جس طرح میں اس وقت تک تمام احباب کے لئے باقاعدگی کے ساتھ دعا کرتے رہنے کی توفیق پاتا رہا ہوں۔ آئندہ بھی مجھے آپ کے لئے اسی کے فضل سے دعائیں کرنے کی توفیق ملتی رہے اور اللہ تعالےٰ اپنے بے پایاں فضل سے ان دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے۔ اللہ تعالےٰ آپ سب مردوں اور عورتوں کو مجسم دعا بنا دے اور آپ بھی مجسم دعا کی حیثیت میں اس کے قدموں میں جھکے رہیں۔ اور ہمیشہ ہی وہ آپ کو پیار سے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھاتا رہے۔ اور آپ اس کے فضلوں سے ہمیشہ ہمکتے رہیں۔ دراصل یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے مقام عجز و عبودیت کو پہچانتے رہیں۔

پہلے تو میرا خیال تھا کہ اسلامی اقتصادیات پر جو سلسلہ مضمون شروع کر رکھا ہے (جس پر میں بہت سے خطبات دے چکا ہوں جن میں سے چھ سات خطبات چھپ چکے ہیں اور کچھ چھپنے والے باقی بھی رہتے ہیں۔ یہ سلسلہ مضمون بھی ختم نہیں ہوا) اس تسلسل میں جو اصل مضمون ہے اسے پیچھے ڈال دوں اور سارے مضمون کو خلاصے کے طور پر ایک خطبہ میں بیان کر دوں۔ جب اصل مضمون بھی بیان ہو جائے گا تو یہ سارے خطبات ترتیب وار شائع ہو جائیں گے۔ لیکن پھر مجھے خیال پیدا ہوا کہ یہ ترتیب بدلنی مناسب نہیں۔ اس لئے

آج میں ایک تربیتی امر کے سلسلہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

میرے دل میں یہ خواہش شدت سے پیدا کی گئی ہے کہ قرآن کریم کی سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیتیں جن کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔

ہر احمدی کو یاد ہونی چاہئیں

اور ان کے معانی بھی آنے چاہئیں اور جس حد تک ممکن ہو ان کی تفسیر بھی آنی چاہیئے اور پھر ہمیشہ دماغ میں وہ مستحضر بھی رہنی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالےٰ کی توفیق سے ستر اسی صفحات کا ایک رسالہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تفاسیر کے متعلقہ اقتباسات پر مشتمل ہوگا شائع بھی کر دیں گے۔ مجھے آپ کی سعادت مندی اور جذبۂ اخلاص اور اس رحمت کو دیکھ کر جو ہر آن اللہ تعالےٰ آپ پر نازل کر رہا ہے امید ہے کہ آپ

میری روح کی گہرائی سے پیدا ہونیوالے

اس مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے ان آیات کو زبانی یاد کرنے کا اہتمام کریں گے۔ مرد بھی یاد کریں گے۔ عورتیں بھی یاد کریں گی۔ چھوٹے بڑے سب ان سترہ آیات کو ازبر کر لیں گے۔ پھر تین مہینے کے ایک وسیع منصوبہ پر عملدرآمد کرتے ہوئے ہم ہر ایک کے سامنے ان آیات کی تفسیر بھی لے آئیں گے

اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں جو مضمون بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت نبی اکرم افضل الرسل ہیں۔ آپ انسان کامل ہیں۔ آپ پر کامل شریعت نازل ہوئی آپ خاتم النبیین کے لقب سے سرفراز ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالےٰ کی صفات کا جو جلوہ اپنے وجود میں دکھایا۔ اس کے نتیجہ میں

یہ دنیا تین گروہوں میں بٹ جائے گی

ایک گروہ وہ ہے جو ایمان لائے گا۔ فرمایا ان کی بنیادی خصوصیات یہ ہوں گی کہ وہ اپنی اقسام جسمانی اور ذہنی قوتوں اور صلاحیتوں کو اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربان کر دیں گے۔ اپنے اخلاق اور روحانی قوتوں کو انوار الٰہیہ سے منور بنا کر اس سے ساری دنیا کو مستفید کرنے کی کوشش میں لگے رہیں گے۔ اور ان کی

تیسری بنیادی خصوصیت

یہ بتائی کہ اس دنیا میں آئندہ ظہور پذیر ہونے والے واقعات پر مشتمل جو پیش خبریاں دی گئی ہیں اور بشارتیں دی گئی ہیں۔ وہ ان پر اس طرح ایمان لاتے ہیں گویا کہ یہ باتیں پوری ہو چکی ہیں۔ انہیں اللہ تعالےٰ کی صفات، اس کی قوتوں اور اس کی طاقتوں پر یقین ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کہ ہو چکی ہو۔ اور اگر اس کے راستہ میں کوئی روک پیدا ہو تو وہ اس روک کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور کسی قربانی سے گریز نہیں کرتے۔ ان کو یہ پتہ ہے کہ یہ تو اللہ تعالےٰ کی تقدیر ہے ضرور ہو کر رہے گی۔ اگر کوئی روک پیدا ہوئی ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ اس میں ہماری کوئی آزمائش مقصود ہے۔ لہٰذا ہمیں اس آزمائش میں پورا اترنا چاہیئے تاکہ ہمیں ثواب اور اجر کے زیادہ مواقع عطا ہوں۔ وہ اس یقین پر بھی قائم ہوتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے

جسمانی اور روحانی ترقیات کے لامحدود دروازے

کھول رکھے ہیں اور ان کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ روحانی رفعتوں کو حاصل کرتے ہوئے کسی ایک مقام پر جا کر رک نہیں جاتے۔ یا اسی کو کافی سمجھ کر وہیں بیٹھ نہیں جاتے۔ بلکہ ان کی زندگی غیر محدود ترقیات کے حصول میں ایک غیر محدود جدوجہد میں رواں دواں رہتی ہے۔ غرض سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے اس ہدایت یافتہ گروہ کی بنیادی خصوصیات پر روشنی ڈالی ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ایک دوسرا گروہ

منکرین اسلام کا گروہ

ہے اور ان کے انکار کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو صداقت حقہ کے قبول کرنے اور دلی بشاشت کے ساتھ قربانیاں دینے کی جو قابلیتیں اور قوتیں عطا کی تھیں یہ ان کو کھو بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے دل میں روحانی اثر کے قبول کرنے کی صلاحیت بخشی تھی۔ جس سے یہ بہت کچھ سیکھ سکتے تھے۔ لیکن ان کے دل پتھر ہو گئے اور اپنی فطری حالت میں نہیں رہے جو رقت کی اور رجوع کی اور توبہ کی اور عاجزی کی حالت ہے اور چونکہ ان کے دل پتھر ہونے کی وجہ سے اپنی فطری حالت پر نہیں رہے۔ اس لئے فطرتی دینی اعمال بجالانے کے قابل نہیں رہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے دل کی بہت سی دوسری امراض بتائیں اور ان کے علاج بھی بتائے۔ پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان کے اندر ایک چیز یہ بھی نظر آتی ہے کہ ہم نے انہیں سننے کے لئے کان دیئے تھے اور سماع سے ہماری مراد یہ تھی کہ جب صوتی لہریں ہوا کے دوش پر ان کے کانوں تک پہنچیں تو پھر آگے ان کے اثرات ذہن پر پڑیں۔ جس سے دل بھی متاثر ہوں۔ کیونکہ

قبولِ ہدایت کا ایک بڑا ذریعہ

دل ہی ہے۔ انسان جب نیکی کی باتیں غور سے سنتا ہے تو اس کا ذہن تدبر سے کام لیتے ہوئے ان کے اثرات کو دل کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں دل کے اندر ایک ایسا انقلاب اور ایک ایسا تغیر رونما ہوتا ہے کہ انسان قبولِ ہدایت کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن انہوں نے اپنی بداعمالیوں کے نتیجہ میں کانوں پر مہر لگا دی ہے۔ کوئی آواز ان کے کانوں میں پڑتی ہی نہیں صوتی لہریں ان کے کانوں سے ٹکراتی اور واپس ہو جاتی ہیں۔ یا ایک کان میں گھستی ہیں اور دوسرے کان سے نکل جاتی ہیں۔ پھر ان کو آنکھیں اس لئے دی تھیں کہ وہ اس دنیا میں خدائے حی و قیوم کے قادرانہ تصرفات کا مشاہدہ کرتے اور اس سے عبرت حاصل کرتے۔ تاریخ عالم پر نگاہ ڈالتے۔ مختلف آسمانی کتابوں کو غور سے پڑھتے اور پھر فکر و تدبر سے کام لیتے۔ تو انہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں جب سے

انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ رشد و ہدایت کا سلسلہ

جاری ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا اپنے بندوں کے ساتھ یہ سلوک رہا ہے کہ جب بھی انہوں نے اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہی۔ اس کی طرف سے نازل ہونے والی ہدایت کو قبول کیا۔ اس کی بارگاہ پر جھک گئے اور اس کی راہ میں قربانیوں سے دریغ نہ کیا۔ اللہ تعالےٰ نے ان پر کس طرح اپنے انعامات نازل کئے۔ اور انہیں کس طرح اپنے فضلوں کا وارث بنایا۔ مگر جن لوگوں نے خدا تعالےٰ کی اس آواز پر کان نہ دھرے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آنے والی ہدایت کو ٹھکرا دیا اور اس کی قدر نہ کی وہ کس طرح اللہ تعالےٰ کے غضب کے بھنور میں پھنس کر ہلاکت سے دوچار ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان منکرین اسلام کی تو یہ حالت ہے کہ گویا ان کی

آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں حالانکہ فطرتی لحاظ سے ان کی آنکھوں پر کوئی غلاف نہیں تھا۔ یہ تو انہوں نے خود اپنی آنکھوں پر چڑھا لیا ہے۔ ان کی حالت اس گھوڑے یا گدھے کی مانند ہے جس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں کہ چلتے وقت کسی چیز کے خوف سے ڈر نہ جائے۔ پس انہوں نے بھی اس خوف سے کہ کہیں روحانیت کی کوئی جھلک ان کی آنکھوں میں نہ پڑ جائے وجود دنیوی عارضی مسرتوں سے ان کو دور لے جائے اپنی آنکھوں پر غلاف چڑھا لئے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ حسن و احسان کے روحانی جلوے دیکھنے سے قاصر ہیں۔

بہر حال سورۂ بقرہ کی ان ابتدائی سترہ آیات میں اللہ تعالےٰ نے منکرین کا ذکر کر کے ان کی جسمانی کیفیات اور ان کے روحانی امراض کی طرف متوجہ کرتے ہوئے سامان عبرت مہیا فرمایا۔ پھر

ان کو جھنجھوڑ کر یہ انتباہ فرمایا

کہ اگر تمہاری حالت یہی رہی تو تم حق کو ہرگز قبول نہیں کر سکتے۔ تم قبول حق کی توفیق صرف اسی صورت میں پا سکتے ہو کہ تمہاری روحانی اور اخلاقی کیفیت یہ نہ ہو کہ ہمارے اس عظیم رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا ڈرانا یا نہ ڈرانا تمہارے لئے برابر ہو۔ چاہیئے کہ اس کا ڈرانا تمہارے دلوں پر اثر انداز ہو۔ جب تک تمہارے اندر یہ تبدیلی رونما نہیں ہوتی۔ جب تک وہ مہریں جو تم نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنے قلوب اور اپنے کانوں پر لگا لی ہیں ان کو تم توڑ نہ دو۔ اور ہم نے آسمانی موثرات کو قبول کر لینے کے لئے تمہارے دل میں جو کھڑکیاں بنا رکھی ہیں۔ ان کو تم کھول نہ دو۔ جب تک تم ان غلافوں اور ان پردوں کو جنہیں تم نے اپنی آنکھوں پر ڈال لیا ہے جو اللہ تعالےٰ کے نور سے اپنے آپ کو چھپانے کے لئے اور اللہ تعالےٰ کے نور کے جلووں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے خود ہی تم نے اپنی آنکھوں پر پٹی کے طور پر باندھ رکھے ہیں تم ان کو ہٹا نہ دو، اس وقت تک تمہاری یہ حالت مبدل بہ اسلام نہیں ہو سکتی اور اللہ تعالےٰ کی توجہ کو تم حاصل نہیں کر سکتے۔ تم جب تک اپنی یہ حالت نہیں بدلتے خدا تعالےٰ سے دور و مہجور رہو گے۔ دنیا کی جھوٹی اور عارضی لذت سے تم لطف اندوز تو ہو سکتے ہو لیکن اگر تمہاری یہی حالت رہے تو تم اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کے پیار کی حقیقی اور سچی لذت اور ابدی سرور کو کبھی حاصل نہیں کر سکتے۔ پس جب تک منکرین دین کی حالت نہیں بدلتی۔ اس وقت تک قرآن کریم کی تعلیم یا حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔

پھر اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

ایک اور گروہ بھی دنیا میں پیدا ہوگا

اور یہ ان لوگوں کا گروہ ہے جو کہتے تو یہ ہیں کہ ہم اللہ اور آخرت پر ایمان لائے لیکن درحقیقت وہ ایمان نہیں لاتے۔ ان کا یہ دعویٰ ایمان سراسر جھوٹا ہوتا ہے پہلے دو گروہوں کا ذکر نسبتاً مختصر الفاظ میں فرمایا۔ کیونکہ اس متن اور مضمون میں ان دو گروہوں کے بارے میں زیادہ کہنے کی ضرورت اس لئے بھی نہیں تھی کہ ان

دونوں گروہوں کی خصوصیات اور کیفیات

ظاہر و باہر ہوتی ہیں۔ مگر جس گروہ کا ذکر وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ اس کے متعلق نسبتاً زیادہ باتیں بیان کرنے کی ضرورت تھی۔ کیونکہ یہ گروہ مارِ آستین بن کر اندر ہی اندر جماعت کے اجتماعی جسم کو ڈستا رہتا ہے۔ منکرین اسلام ظاہری طور پر باہر سے علی الاعلان حملہ آور ہوتا ہے۔ اور مومن بندے اپنے اپنے اخلاص کے مطابق اللہ تعالےٰ پر توکل رکھتے ہوئے اس کے سامنے سینہ سپر رہتے ہیں وہ ہر وقت چوکس اور بیدار رہ کر اس کے شب خون سے محفوظ رہتے ہیں۔ کیونکہ ایک مومن جس طرح دن کو بیدار اور باخبر رہتا ہے۔ اسی طرح وہ

شب بیدار بھی ہوتا ہے

کیونکہ جو لوگ رات کو سو جاتے ہیں دشمن ان پر تو شب خون مارتا اور بے خبری میں ان کو شدید نقصان پہنچاتا ہے۔ لیکن وہ جو دن کو بھی ہوشیار ہو اور جو راتیں بھی خدا تعالےٰ کی حمد اور اس کی ثنا کرتے ہوئے گزارتا ہو۔ شیطان اس پر شب خون مارنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اس لئے منکرین اسلام کی بعض بنیادی باتوں کے اظہار پر اکتفا فرماتے ہوئے یہ سبق دیا کہ منکرین کی بیماریوں کی تشخیص کو میں نے آسان کر دیا ہے۔ اس لئے میری ان ہدایتوں کی روشنی میں اپنی دلی ہمدردی اور غم خواری سے ان کے علاج میں کوشاں رہنا تمہارا فرض ہے۔ لیکن یہ جو تیسرا گروہ ہے یہ

ایک مومن کے لباس میں

مگر ایک فتنہ گر کی حیثیت میں امت مسلمہ میں داخل ہوتا ہے اور اندر ہی اندر مفسدانہ سرگرمیوں میں مصروف رہتا ہے اس لئے اس بات کی زیادہ ضرورت تھی کہ اللہ تعالےٰ اس گروہ کی برائیوں اور بدخصلتوں کے متعلق زیادہ تفصیل سے بیان فرمائے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے جو باتیں اس گروہ کے متعلق ان چند آیات میں بیان فرمائی ہیں وہ بنیادی حیثیت کی حامل ہیں۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالےٰ اور مومنوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ مجھے پہلے بھی کئی بار یہ خیال آیا ہے۔ ابھی جب میں یہاں آ رہا تھا تو مجھے پھر یہ خیال آیا کہ ہمارے رب نے

کس پیار اور کس اعتماد کے ساتھ

ہمارا ذکر فرمایا ہے۔ فرماتا ہے کہ جس طرح یہ لوگ مجھے دھوکا نہیں دے سکتے کیونکہ میں عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ہوں، میرے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے، مجھ سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں، مجھ پر کبھی غفلت طاری نہیں ہوتی غرض اللہ تعالےٰ کی ذات ایسی صفات کی مالک ہے اسے کوئی دھوکا نہیں دے سکتا۔ کیونکہ اس سے کوئی بات چھپی ہوتی نہیں ہے۔ لاریب یہ خدا تعالےٰ کی بلند شان ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے یہاں بھی فرمایا ہے کہ اسی طرح میرے مومن بندوں پر بھی

منافقت کی کوئی چال

کارگر نہیں ہو سکتی۔ منافق انہیں بھی کوئی دھوکا نہیں دے سکتے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے مومن بندے کو کتنا بڑا مقام عطا کیا ہے کہ اس کو بھی اپنے ساتھ Bracket (بریکٹ) اس بات میں کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے مومن بندوں کو منافق دھوکا نہیں دے سکتے، یہاں منافق کے دھوکے سے بچنے میں اللہ تعالےٰ نے مومن بندے کو بھی اپنے ساتھ شامل کیا۔ یہ درحقیقت بڑے ہی پیار اور اعتماد کا اظہار ہے مگر اس کے ساتھ ہی ہم پر

بڑی بھاری ذمہ داریاں

بھی عائد ہوتی ہیں کیونکہ بالواسطہ طور پر اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ اس کے مومن بندے بھی اس کی طرح ہر وقت چوکس اور بیدار رہیں اور اپنے دائرۂ عمل میں ہر چیز کا علم حاصل کریں۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی کوئی چیز اُن سے پوشیدہ نہ رہے۔ اب مثلاً میرا علم جو ہے اس کا ایک حصہ ایک لحاظ سے دراصل آپ کا ہی علم ہے کیونکہ مجھے کراچی کی بیدار اور چوکس جماعت بھی اطلاع بھجوا رہی ہے، مجھے راولپنڈی کی بیدار اور چوکس جماعت بھی اطلاع بھجوا رہی ہے، مجھے پشاور کی بیدار اور ہوشیار جماعت بھی اطلاع دے رہی ہے، غرض ہر جگہ سے جہاں بھی ہماری جماعت قائم ہے وہاں سے مجھے اطلاع مل رہی ہے۔ اور چونکہ میرا اور آپ کا وجود ایک ہی ہے۔ اللہ کے فضل سے آپ میری آنکھیں ہیں جن کے ذریعہ سے مَیں دیکھتا اور علم حاصل کرتا ہوں آپ میرے کان ہیں جن کے ذریعہ سے مَیں سُنتا اور حالات کی روش کو محسوس کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ کی فراست اور میری فراست دراصل ایک ہی تصویر کے دو رُخ یا ایک ہی پیالے کے مختلف اطراف ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس طرح مجھے کوئی منافق دھوکا نہیں دے سکتا اسی طرح میرے مومن بندے کی بھی یہی شان ہے اُسے بھی کوئی منافق دھوکا نہیں دے سکتا۔ بڑے ہی پیار کا اظہار ہے لیکن ساتھ ہی بڑا بے چین اور پریشان کر دینے والا بیان بھی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا ہونی چاہیئے کہ یہاں جس اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے ہم اس اعتماد پر پورا اُترنے والے ثابت ہوں۔

فرمایا ان

منافقوں کی دوسری علامت

یہ ہے کہ ان کے دل میں مرض پیدا ہو چکا ہے اور یہ خود اپنے علاج کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اِس لئے خدا تعالیٰ کی صفات کا جو عام جلوہ ہے کہ جیسا کوئی بندہ ہوتا ہے اسی کے مطابق اس سے اس کا سلوک بھی ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرض گھٹتا نہیں بلکہ فطرتی تقاضوں کی غلط روش سے ان کا مرض بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم نے امراضِ قلوب پر متعدد جگہ روشنی ڈالی ہے۔ دل کی ایک مرض نہیں ہوتی بلکہ متعدد امراض ہیں۔ جس طرح جسم کی بھی ایک مرض نہیں۔ انسان مختلف قسم کی غلطیاں کرتا رہتا ہے۔ صبح ایک قسم کی غلطی کر بیٹھتا ہے اور شام کو دوسری قسم کی غلطی کا مرتکب بن جاتا ہے۔ ہر مرض کا تعلق انسان کے کسی نہ کسی غلط اقدام سے ہے۔ انسان کی کسی نہ کسی غلط روش کے نتیجہ میں مرض لاحق ہوتی ہے اور ان آیات میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ایک دوسری جگہ قرآنِ کریم میں آتا ہے۔

"اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ"

ہر مرض بے اعتدالی اور غلط اقدام کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ تب وہ جسے اللہ تعالیٰ نے عقل اور شعور عطا کیا ہوتا ہے وہ اپنی غلطی کو محسوس کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا اور توبہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر رجوع برحمت ہوتا اور اس سے پیار کرتا ہے اور وہ

اللہ تعالیٰ کی شفاء کے جلوے

اپنی زندگی اور اپنے ماحول میں مشاہدہ کرتا ہے۔ دل کا یہ بدقسمت مریض جس کی حالت واقعی قابلِ رحم ہوتی ہے کیونکہ وہ متعدد بار غلطیاں کر بیٹھتا ہے کئی بار شوخیاں دکھاتا ہے اور اپنے زعم میں اللہ تعالیٰ اور اس کے مومن بندوں کو دھوکا دینے کے لئے سینکڑوں راہیں اختیار کرتا ہے۔ پس جس طرح جسمانی امراض بہت سی ہیں اسی طرح قلب کی رُوحانی امراض بھی بہت سی ہیں۔ ان میں سے بعض بنیادی امراض پر قرآنِ کریم نے روشنی ڈالی ہے اور ان کا علاج بتایا ہے۔ ہومیوپیتھی نے ہمیں یہ اصول بتایا ہے کہ انسان کو بعض دفعہ سر سے پاؤں تک بیسیوں امراض لاحق نظر آتی ہیں۔ مرض ایک ہی ہوتی ہے باقی دراصل اس مرض کے نتائج ہوتے ہیں۔ اگر

اس ایک بیماری کو دُور کر دو

تو اس مرض کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے دوسرے عوارض خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ اسی طرح وہ بنیادی مرض جو ایک منافق یا کمزور ایمان والے کے دل میں پیدا ہو سکتا تھا اس کا قرآنِ کریم نے تفصیل سے ذکر کر دیا۔ باقی امراض کا ذکر چھوڑ دیا کیونکہ اگر یہ مرض دُور ہو جائے تو دوسری متعلقہ امراض خود بخود دُور ہو جائیں گی۔

بہرحال منافق کی دوسری علامت یہ بتائی کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے مومن بندوں کو تو دھوکا دینا چاہتا ہے مگر اس کا اپنا حال یہ ہے کہ ہر قسم کی روحانی بیماریوں میں مبتلا ہے۔ منافقت نے اس کے درختِ وجود کو پراگندہ کر کے رکھ دیا ہے۔ اس کا جسم ایک آتشک زدہ کے جسم کے مشابہ ہے۔ جس طرح آتشک وغیرہ کے مریض کے اعضاء گلنے سڑنے لگ جاتے ہیں۔ اس صورت میں وہ انسانی جسم کہلانے کا مستحق نہیں رہتا بلکہ عفونت اور گندگی کے ایک لوتھڑے کا مصداق بن جاتا ہے اسی طرح منافق بھی روحانی طور پر گندگی اور ناپاکیزگی اور عدم طہارت کی وجہ سے ایک لوتھڑا ہی ہوتا ہے۔ وہ حقیقی معنوں میں انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہوتا حالانکہ وہ انسان کے زمرہ میں شامل ہے اور انسان کو تو اللہ تعالیٰ نے لامحدود رُوحانی ترقیات کے لئے پیدا کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے

اس گروہ کی تیسری بیماری یا کمزوری

یہ بتائی ہے کہ یہ اپنے آپ کو مصلح سمجھتے ہیں۔ یعنی یا تو اپنی جہالت کے نتیجہ میں خود ہی مصلح بنے پھرتے ہیں اور یا پھر شرارت کی نیت سے ایک مصلح کا روپ دھار لیتے ہیں۔ بہرحال وہ ایک مصلح کے لباس میں اُمّتِ مسلمہ میں گھسے رہتے ہیں اور اسے اندر ہی اندر سے کھوکھلا کر دینے کے لئے منافقانہ کارروائیوں میں سرگرداں رہتے ہیں۔ چنانچہ ہماری تاریخ میں اس قسم کی منافقانہ سرگرمیوں کی ایک نہیں دو نہیں بلکہ بیسیوں مثالیں پائی جاتی ہیں کہ بعض یہودی مسلمان علماء کی شکل میں مسلم معاشرہ کے جزو بن کر تباہی و بربادی پھیلاتے رہے۔ سپین میں مسلمانوں کی صدیوں تک حکومت رہی۔ اور ایک وقت تک ان کے رُعب اور ان کے علم و فضل اور

ان کے اخلاقِ فاضلہ نے

سارے یورپ پر اپنی دھاک بٹھائے رکھی۔ بڑے بڑے مشہور پادریوں نے سپین میں آ کر مسلمانوں سے علوم و فنون سیکھے۔ اگرچہ ظاہری طور پر یا سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کا اقتدار سپین کے خطہ ہی پر تھا لیکن

حقیقت میں ان کی حکومت سارے یورپ کے ذہن پر اور سارے یورپ کے دل پر تھی۔ لیکن بعض یہودی مسلمانانِ اندلس کی صفوں میں داخل ہوئے اور مسلمانوں کی عبرتناک تباہی کا باعث بنے۔ شروع میں انہوں نے مسلمانوں سے کتابی علوم سیکھے کیونکہ اسلامی علوم سیکھنے کے لئے ایمان لانے کی شرط نہیں ہے۔ اب عام آدمی بھی مسلمان ہوئے بغیر اپنے ذہن اور حافظہ کی مدد سے اسلامی علوم کے ظاہری حصہ پر حاوی ہو سکتا ہے البتہ

کتاب مکنون والے حصے

میں جا کر حقیقی نیک اور ظاہری نیک میں عقل و فکر اور غور و تدبر کرنے والے فرق کر لیتے ہیں۔ بہر حال یہ لوگ دشمنی کی نیت سے اسلام میں داخل ہوئے ظاہری علوم سیکھ کر "حضرت مولانا" بن بیٹھے۔ اور پھر اندر ہی اندر وہ فتنہ بپا کیا کہ چشم فلک نے شاید ہی پہلے کبھی دیکھا ہو۔ مگر ایمان رکھنے والے۔ اللہ تعالےٰ سے محبت کا دم بھرنے والے مسلمانوں نے اُس وقت اپنی اس عظیم ذمے داری کو فراموش کر دیا کہ اللہ تعالےٰ نے بڑے اعتماد سے فرمایا تھا کہ مجھے اور میرے مومن بندوں کو یہ منافق دھوکا نہیں دے سکتے۔ مگر مسلمانانِ اندلس نے ایسے منافقوں کے فتنوں سے بچنے کے لئے ہوشیاری اور بیدار مغزی کا ثبوت نہ دیا۔

دراصل

ایک منافق کا ایک بہت بڑا حربہ

یہ ہوتا ہے کہ وہ شیطان بن کر ایک آدمی کے پاس چلا جاتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ دیکھو آپ اتنے نیک اور بزرگ اور یہ اور وہ ہیں اور خلیفہ وقت کتنا ظالم ہے کہ اس نے پبلک میں آپ کو جھاڑ دیا۔ حالانکہ آپ کو تو اللہ تعالےٰ نے بڑی عقل دی ہے آپ بڑے بزرگ ہیں۔ اگر وہ آدمی بدبخت ہے تو وہ اس کے دھوکے میں آجاتا ہے لیکن اگر اس آدمی پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ ہے تو وہ آگے سے اُسے جواب دیتا ہے کہ تم غلطی سے میرے دروازے پر آگئے ہو۔ تمہیں کسی اور طرف جانا چاہیئے تھا۔ مجھے تو یہ پتہ ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ کو کبھی نیند آتی ہے اور نہ کبھی اونگھ۔ اور نہ ہی کبھی اس پر غفلت طاری ہوتی ہے۔ میں بھی ظلی طور پر خدا تعالےٰ کی ان صفات سے متصف ہونے کی حیثیت میں ہوشیار اور بیدار ہوں تم میرے پاس کیا لینے آگئے ہو۔ ہماری جماعت میں ایسے دس بیس سو دو سو واقعات سال میں روزانہ ہو ہی جاتے ہیں۔ مجھے اطلاع ملتی رہتی ہے لکھا ہوتا ہے کہ میرے پاس منافق آیا تھا اور میں نے اسے یہ جواب دیا ہے۔

لیکن جن پر غفلت طاری ہوتی ہے یا جن کی حالت

ایمان اور نفاق کے درمیان

ہوتی ہے۔ دل اور دماغ اور روح میں کچھ روحانی کمزوری ہوتی ہے۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے منافق نہیں قرار دیا بلکہ فرمایا ہے کہ یہ کمزوری ایمان رکھنے والے ہیں۔ دل کی ساری امراض کو نفاق نہیں کہا اگرچہ یہ امراض نفاق کا حصہ ضرور ہیں لیکن ان کو کلیتہً نفاق بھی نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اگر کسی کے دل میں ایک فیصدی نفاق ہے تو وہ منافق نہ ہوا مگر اس کی حالت خطرہ سے باہر بھی نہیں ہوتی۔ ایسے شخص کی اصلاح اور اور تربیت آسانی سے کی جا سکتی ہے۔

پس منافق مصلح کے لباس میں دوست اور ہمدرد کی حیثیت سے لوگوں کے پاس جاتے اور ان کے ایمان کے اندر رخنہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ رخنہ ابتداء میں سوئی کے ناکے کے برابر ہوتا ہے بظاہر بالکل معمولی سا نظر آتا ہے لیکن اندر سے گند کا ایک لوتھڑا بن جاتا ہے۔ مثلاً آجکل سیب کا پھل عام ہے آپ نے دیکھا ہوگا بعض کیڑے سیب پر حملہ آور ہوتے ہیں آپ ایک سیب اٹھائیں اس پر

سوئی کے ناکے کے برابر داغ

نظر آئے گا اور جب اُسے کھولیں گے تو دیکھیں گے کہ اندر موٹی موٹی سونڈیاں پھر رہی ہوں گی حالانکہ اس سیب پر بظاہر سوئی کے ناکے سے زیادہ سوراخ نظر نہیں آئے گا۔

ضمناً میں یہ بھی بتا دیتا ہوں کیونکہ سیب کی بات چل نکلی ہے اور میں سیب کو پسند کرتا ہوں کیونکہ دوسرے پھلوں کی نسبت بحالی صحت کے لئے مجھے یہ پھل زیادہ کھانا چاہیئے۔ کرنل ڈاکٹر شوکت صاحب نے اس دفعہ پھر میرے پیشاب وغیرہ کا معائنہ کیا ہے اور اس میں پھر sugar (شوگر) معمول سے زیادہ پائی گئی ہے گو یہ کسی بے احتیاطی کی وجہ سے بڑھ گئی ہے۔ آپ میرے لئے دعا کریں کہ جس طرح پہلے بھی عارضی طور پر یہ نظام upset (اپ سٹ) ہوا تھا اور پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جلد ہی شفا عطا فرمائی تھی اب بھی چند دنوں میں آرام آجائے تاکہ یہ عوارض کام میں سستی پیدا کرنے کا موجب نہ بنیں۔ اللہ تعالےٰ ہی صحت دینے والا اور شفا عطا کرنے والا ہے اسی پر ہمارا بھروسہ اور توکل ہے مجھے یقین ہے کہ اگر آپ درد دل سے دعا کریں گے اور اگر مجھے بھی اللہ تعالےٰ دل سے دعا کرنے کی توفیق عطا کرے گا تو انشاء اللہ مجھے صحت اور شفا جلد حاصل ہو جائے گی۔

بہر حال سیب کے ذکر میں ضمناً یہ بات یاد آگئی اور میں نے

دُعا کی تحریک کر دی ہے

میں یہ بیان کر رہا تھا کہ سیب پر بظاہر ایک سوئی کے ناکے کے برابر داغ ہوتا ہے لیکن اندر سے شدید متاثر بلکہ کھوکھلا ہو چکا ہوتا ہے۔ یہی حال نفاق کے داغ کا ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی رو سے یہ بھی شروع میں باریک سا دھبہ ہوتا ہے۔ فرمایا ان معمولی سے دھبوں کو مٹانے میں غفلت سے کام نہ لینا تا ایسا نہ ہو کہ یہ دھبے پھیلتے پھیلتے سارے جسم پر محیط ہو جائیں اور انسان شیطانی ظلمات کے اندر گھر جائے اللہ تعالےٰ نے ہمیں ان آیات میں یہ بتایا ہے کہ منافق ایک مصلح کے روپ میں تمہارے سامنے آئیگا جب کبھی وہ تمہارے سامنے اس روپ میں آئے تو ہم تمہیں ایک جواب سکھاتے ہیں وہ جواب تم اسکو دے دیا کرو۔ تم اس سے کہہ دیا کرو کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ

تم اصلاح کا جو بھی جامہ پہنو ہم تمہیں پہچانتے ہیں کیونکہ خدا تعالےٰ کی یہ آواز ہمارے کانوں میں گونج رہی ہے کہ تم ہی مفسد ہو تمہارا مصلح کے روپ میں ہمارے سامنے آنا ہمیں دھوکا نہیں دے سکتا۔

منافق کی چوتھی علامت

یہ بیان کی گئی ہے کہ منافق لوگ اپنے آپ کو بڑا عقلمند اور ہوشیار سمجھتے ہیں اور اپنے نفاق کو اپنی ہوشیاری کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ان کی یہ حالت اول درجے کی حماقت کے مترادف ہوتی ہے۔ لیکن یہ بات ان کے دماغ میں آتی ہی نہیں۔ ان کا مرض لاعلاج ہو چکا ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جب ان سے کہا جائے کہ آؤ یہ سارے مسلمان جو ہیں ان کے دلوں میں ایمان اور بے نفسی پائی جاتی ہے اللہ تعالےٰ کے لئے خلوص اور ایثار پایا جاتا ہے جس طرح انہوں نے اپنی تمام خواہشات اور اپنی بزرگیوں اور بڑائیوں کو اللہ تعالےٰ کی عزت اور عظمت پر قربان کر دیا ہے تم کیوں نہیں ان کے رنگ کو اختیار کرتے اور اپنے اندر ایمان اور بے نفسی پیدا کرتے۔ منافق یہ سنکر جواب دیتے ہیں کہ کیا ہم ان بیوقوفوں کی طرح ایمان لے آئیں۔ یہ تو احمق ہیں

مالی قربانی کا مطالبہ

ہوتا ہے تو یہ اپنے بیوی بچوں کو بھوکا مار دیتے ہیں مگر قربانی ضرور دیتے ہیں۔ بھلا یہ بھی کوئی عقلمندی ہے کہ بیوی بچے بھوکے مرتے رہیں اور مالی قربانیوں پر زور ہو۔ پھر جن منافقین کے گھر باہر ہوتے ہیں اور بظاہر ان کے گھروں کے پہرے یا حفاظت کا کوئی انتظام نہیں ہوتا۔ اُدھر انہیں وقت کی قربانی دینے سے بھی گریز ہوتا ہے اور بہانہ بنا لیتے ہیں کہ

"اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَۃٌ" (الاحزاب ۳۳: ۱۴)

ہمارے یہاں تو پہرے کا انتظام نہیں اسلئے ہم سے وقت کی قربانی کا مطالبہ نہ کریں اور ہمیں باہر نہ بھیجیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ حفاظت کا سارا دارومدار ان کی موجودگی پر ہے حالانکہ حقیقی محافظ تو اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے ہوتے ہیں ہمارے ملک میں بھی مختلف مواقع پر فسادات رونما ہوتے رہے ہیں اور بہت سے احمدیوں نے اللہ تعالیٰ کی اس شان کو بچشم خود دیکھا ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ احمدی کا اکیلا گھر تھا۔ ایک بپھرا ہوا مجمع اس پر حملہ آور ہوا مگر واپس چلا گیا اور اس گھر کے مکین احمدیوں کو کسی قسم کی گزند نہ پہنچا سکا۔ اور بعض دفعہ ایسے واقعات بھی رونما ہوئے ہیں کہ بعض احمدی گھرانوں میں مرد موجود نہیں تھے صرف عورتیں تھیں۔ چنانچہ جب بھی اس قسم کے گھر پر مشتعل ہجوم حملہ آور ہوا تو ان کے سامنے اکیلی عورت کھڑی ہو گئی اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے اس گھر کو اپنی حفظ و امان میں لے لیا۔ اس

حفاظت کا ایک زبردست نظارہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں اللہ تعالےٰ نے اس وقت دکھایا جب آپ صرف بارہ آدمیوں کے ساتھ دہلی تشریف لے گئے تھے جہاں ایک بڑے مشتعل ہجوم نے آپ پر حملہ کیا اور یہ کہتے دُہری چار دیواری کے اندر اپنے قادر و توانا خدا کے سہارے بیٹھے تھے۔ مادی لحاظ سے یا دنیوی سامانوں کے لحاظ سے اپنی مدافعت کا کوئی سامان ان کے پاس نہ تھا۔ مگر اللہ تعالےٰ جو عظیم قدرتوں کا مالک ہے اس کی حفاظت کا شرف انہیں حاصل تھا۔ چنانچہ ہجوم باہر کا دروازہ توڑ کر اندر صحن میں داخل ہو گیا۔ پھر اندر کے صحن کا دروازہ توڑ ہی رہے تھے کہ کسی نامعلوم وجہ سے اپنے آپ ہی واپس چلے گئے اب دُنیا کو تو وہ وجہ نظر نہیں آتی۔ لیکن ہمیں تو وہ وجہ نظر آتی ہے۔ یہ دراصل اللہ تعالیٰ کا زبردست رعب تھا جو ان کے دلوں پر ڈالا گیا اور وہ اس وجہ سے ڈر کر واپس چلے گئے چنانچہ یہ

ایک عظیم معجزہ

اور اللہ تعالیٰ کے پیار کا ایک عجیب مظاہرہ تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں رونما ہوا۔ جس سے ہمیں بھی یہ سبق ملتا ہے کہ اگر ہم بھی اسی طرح اللہ تعالےٰ پر توکل کریں گے تو ہمیں بھی اس طرح اللہ تعالےٰ کی حفظ و امان حاصل رہے گی۔ اور مخالف کا کوئی وار کامیاب نہ ہو گا وہ اس موقعہ پر خود ہی خائب و خاسر ہو کر لوٹ جائے گا۔

پس یہاں خدا تعالےٰ نے یہ فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر بار کو خدا کے سپرد کر کے خدا تعالےٰ کے لئے اپنا وقت دینے کے لئے چلا جاتا ہے وہی عقلمند ہے اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ میرا گھر ننگا ہے پہرے کا کوئی انتظام نہیں اجازت دیجئے کہ میں جہاد میں شامل ہونے کی بجائے گھر بار کی حفاظت کروں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ایسا شخص دراصل غیر محفوظ ہے وہ چاہے جتنے مرضی انتظام کرے مضبوط سے مضبوط قلعے بنا لے وہ ملک الموت سے بچ نہیں سکتا وہ ایسے وقت میں اس کے پاس پہنچ جاتا ہے کہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔

بعض دفعہ دشمن الٰہی سلسلہ پر حملہ آور ہوتا ہے اور ظاہر کے لحاظ سے وہ سمجھتا ہے کہ میں غالب آ گیا ہوں۔ چنانچہ وہ جماعت کے امام کو کہلا بھیجتا ہے کہ آپ لوگوں کی جان صرف اس صورت میں بچ سکتی ہے کہ آپ اس قسم کا ایک بیان جاری کر دیں لیکن اسے یہی جواب سننا پڑتا ہے کہ

ہم خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہیں

تم کیا تمہارے جیسے کروڑوں بھی آ جائیں ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے ہمیں اپنے قادر و توانا خدا پر بھروسہ ہے اور یقین ہے کہ اس کی حفاظت ہمارے شاملِ حال ہے۔ اس حقیقی حفاظت اور سچی امان کو چھوڑ کر ہمارا جھوٹے وعدوں کی طرف متوجہ ہو جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پس الٰہی سلسلوں کا یہی حال ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہی جذبہ عقلمندی کہلاتا ہے لیکن جو منافق ہیں جن کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم بڑے ہوشیار ہیں دیکھو ہم نے دنیوی حفاظت کے لئے کیسی عقلمندی ہوشیاری اور چالاکی سے کام لیا کہ بیک وقت دعویٰ ایمان کی وجہ سے مسلمانوں کی صفوں میں بھی شامل رہے اور پس پردہ منکرین اسلام سے بھی بنائے رکھی۔ وہ اپنی اس حماقت کو عقلمندی سمجھتے ہیں حالانکہ وہ

اللہ تعالیٰ کے غضب کا مورد

ہیں۔ ان کے سروں پر اللہ تعالےٰ کے غضب کا کوڑا اسی طرح لہراتا ہے جس طرح بجلی آسمان سے کوندتی ہے اور جس چیز پر گرتی ہے آنکھ جھپکنے میں اس کو بھسم کر کے رکھ دیتی ہے۔ کراچی میں پتہ نہیں آپ کو ایسے موقعے ملتے ہیں یا نہیں مگر خدا تعالیٰ کے اس قہر کے کئی نشان دیہاتوں میں اکثر دیکھنے میں آتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کو اپنے قہر سے بچائے۔ انسانی ہمدردی کے لحاظ سے احمدی یا غیر احمدی سب برابر ہیں۔ چنانچہ ابھی پچھلے دنوں کا یہ واقعہ ہے کہ ہماری زمینوں کے قریب ہی ایک غیر از جماعت زمیندار کے پانچ جانور (تین ایک طرف اور دو دوسری طرف آمنے سامنے) باندھے ہوئے تھے۔ اچانک بجلی گری اور ایک طرف کے دونوں جانوروں اور پاس کے درخت کے ایک حصے کو ایک سیکنڈ کے اندر بالکل راکھ بنا کر رکھ دیا۔ اگر انسان اس درخت کو کاٹ کر اس کی راکھ بنانا چاہتا۔ تو شاید اس کو کئی دن لگ جاتے مگر خدا تعالےٰ کے قہر کے اس ایک جلوے نے ایک سیکنڈ کے اندر درخت کو جلا کر راکھ کر دیا۔ اللہ تعالےٰ کے یہ جلوے بھی اپنے اندر کئی سبق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنے بندوں کو متنبہ کرتا ہے کہ دیکھو میرے فضل اور میری رحمت کے بغیر ایک پل بھر کیلئے بھی تمہاری زندگی اس کی صحت اور بقا قائم نہیں رہ سکتی۔ اگر میرا فضل شامل حال نہ ہو تو میرے قہر کا ایک معمولی سا جلوہ تمہارے درختِ وجود کو جلا کر خاکستر کر دے۔ اس لئے اپنی حفاظت کے لئے

میری پناہ میں آ جاؤ

اور میرے دامن سے اپنے آپ کو وابستہ کر لو۔ پس مومن بندہ اس حقیقت سے آگاہ اور باخبر ہوتا ہے اور اسی لئے وہ ہمیشہ اپنے رب کے حضور سجدہ ریز رہتا ہے۔ لیکن جب ایک منافق سے کہا جائے کہ اپنے رب سے بے نفس ایثار اور سچے خلوص کا تعلق قائم کرو اور اس کے لئے جس قربانی کا مطالبہ ہو اسکو پورا کرو تو وہ آئے سے کہہ دیتے ہیں کہ اس قسم کا ایمان تو دراصل ایک پاگل پن کی دلیل ہے ایک مجنونانہ فعل اور احمقانہ حرکت ہے۔ ہم اتنے عقلمند ہو کر بھلا کیوں اس قسم کا

ایمان لائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان سے کہدو

هُمُ السُّفَهَآءُ

بیوقوف اور احمق تو در اصل تم ہی ہو۔ لیکن بیوقوف اور احمق ہونے کے علاوہ بڑے بدبخت بھی ہو کہ تمہیں اپنی بیوقوفی اور حماقت کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ وہ احمق جو اپنی حماقت کا احساس رکھتا ہے وہ خود بھی بہت سی تکلیفوں سے محفوظ رہتا ہے اور دوسرے بھی اس کے آزار سے بہت حد تک محفوظ رہتے ہیں کیونکہ اسے یہ احساس ہو جاتا ہے کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے اتنا دماغ نہیں دیا جتنا دوسروں کو دیا گیا ہے۔ لیکن جو شخص اپنی حماقت کا احساس نہیں رکھتا وہ ہر وقت معرضِ خطرہ میں رہتا ہے اور نقصان سے دوچار رہتا ہے اسی واسطے

دانشمندوں کا یہ قول ہے

کہ ایک بیوقوف دوست کی نسبت ہزار عقلمند دشمن اچھے ہوتے ہیں کیونکہ بسا اوقات ہزار عقلمند دشمن کسی کو وہ نقصان نہیں پہنچا سکتے جو ایک بیوقوف دوست کے ہاتھوں اُسے اٹھانا پڑتا ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان سے کہدو کہ میری نگاہ میں اور میری صفات سے متصف میرے بندوں کی نگاہ میں بھی بیوقوف تم ہی ہو خواہ تم کتنے ہی عقلمند کیوں نہ بنتے پھرو۔ پس منافقین کی یہ بنیادی علامات ہیں جن کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے۔

جیسا کہ میں نے ابھی اشارہ کیا ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنی منافقت کو عقلمندی سمجھتے ہیں۔ خدائے رحمان کو بھی اپنا سردار سمجھتے ہیں اور شیطان کو بھی اپنا سردار سمجھتے ہیں۔ اور جو خدا کا بندہ خدا کی صفت رحمانیت کا مظہر ہے وہ بھی ظلی طور پر رحمان ہے ہر انسان اپنے محدود دائرہ میں ظلی طور پر اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی صفات کو منعکس کر کے رب بھی ہے رحمان بھی ہے رحیم بھی ہے اور مالک بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر میں بیان فرمایا ہے کہ

ہماری جماعت پر یہ فرض لازم ہے

کہ دوست ان صفات باری تعالیٰ کو ظلی طور پر اپنے اندر بھی پیدا کریں۔ پس ایک ایسا شخص جو رحمان اور شیطان میں فرق نہیں کر سکتا وہ بھلا عقلمند کیسے ہو سکتا ہے منافق بے شک اپنے آپ کو عقلمند سمجھتے پھریں اللہ تعالےٰ کا ان کے متعلق فیصلہ یہ ہے کہ وہ پرلے درجے کے سفیہہ بڑے ہی بیوقوف اور سخت احمق ہیں۔ کیونکہ یہ تو رحمان اور شیطان میں بھی فرق نہیں کر سکتے۔ یہ ان کی بیوقوفی اور حماقت کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے۔ اس دورنگی کو عقلمند کون کہہ سکتا ہے کہ جب اپنے شیطان سرداروں کے پاس جاتے ہیں تو ان کی وفاداری کا دم بھرتے ہیں لیکن مومنوں کے پاس آکر اسی زبان سے مومنانہ جذبات کا اظہار بھی کر رہے ہوتے ہیں اور بڑی چرب زبانی سے یہ دعوے کرتے ہیں کہ ہم تو آپ کے ساتھ ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو شخص خدائے رحمان اور شیطان ملعون میں فرق نہ کر سکے وہ سفیہہ یعنی پرلے درجے کا بیوقوف نہیں تو اور کیا ہے لیکن اپنی سفاہت کا احساس نہ رکھنے کی وجہ سے یا محض شرارت کی نیت سے عقلمند کے روپ میں تمہارے سامنے آئیں گے۔ بظاہر بڑے عقلمند، بڑے مصلح نہایت ہمدرد اور پکے مومن۔

لیکن درپردہ منافق ہوں گے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جماعت مومنہ! میں تم پر یہ اعتماد کر رہا ہوں اور تمہارے سامنے ان کی علامات کو کھول کھول کر اسلئے بیان کر رہا ہوں کہ تم بھی ہمیشہ ایسے گروہ سے چوکس اور بیدار رہو جس طرح یہ لوگ مجھے بیوقوف نہیں بنا سکے اسی طرح یہ تمہیں بھی بیوقوف نہیں بنا سکتے (بقدر ذرہ الکاملہ)

پس اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں ہر سہ جماعتوں کے متعلق ان کی خصوصیات کیفیات اور علامات کو ظاہر فرما دیا ہے مومنوں کے لئے غیر محدود ترقیات کے دروازے کھولے۔ منکرین اسلام کے متعلق فرمایا کہ جب تک ان کی یہی کیفیت رہے گی یہ ایمان لانے کی سعادت سے محروم رہیں گے انہیں اس وقت تک ایمان کی توفیق نہیں مل سکتی جب تک اپنی اس بنیادی کمزوری کو دور نہ کریں کہ اپنے ہاتھوں سے انہوں نے جو غلط قسم کی مہریں اور پردے اپنے دل، کان اور آنکھ پر ڈال لئے ہیں وہ ہٹا نہ دیں۔ جب تک ان کی یہ حالت تبدیل نہیں ہوتی انہیں

ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر

ہے۔ اس سے ہمیں یہ بتانا مقصود ہے کہ تم بھی دیکھو کہ وہ مہریں کیسی ہیں ان کو کس طرح توڑا جا سکتا ہے تاکہ ایمان سے محروم اپنے ان بھائیوں کی خدمت کر سکو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں بتایا کہ وہ پردے اس شکل کے ہیں۔ اس رنگ کے ہیں اور ان اثرات کے حامل ہیں لہذا تم ان پردوں کو ہٹا کر اپنے بھائیوں کو جو اس وقت تک ایمان کی دولت سے محروم ہیں انہیں اللہ تعالےٰ کے نشان دیکھنے اور ان پر ایمان لانے کے قابل بنا سکتے ہو۔

پھر اس گروہ کا ذکر فرمایا جو مومن ہونے کا لیبل لگا کر مومن ہی کے روپ میں امت مسلمہ میں گھسے رہتے ہیں اور اندر ہی اندر نفاق کا بیج بوتے ہوئے امت کے شیرازہ کو نقصان پہنچاتے رہتے ہیں۔ ان آیات کے علاوہ بھی قرآن کریم نے کئی دوسری جگہ اس گروہ کی مختلف روحانی بیماریوں اور اس کی مفسدانہ کارروائیوں پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ لیکن یہاں ان آیات میں اس گروہ سے متعلق

چند بنیادی علامات

کو واضح کیا گیا ہے۔ جہاں تک ان کی بیماریوں اور ان کے فتنوں کا تعلق ہے ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ جب بیماری کہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کا اس کی اپنی ذات کو نقصان پہنچ رہا ہے لیکن جب فتنہ کہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ساری جماعت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ یوں در اصل ان کی بیماریاں اور ان کے فتنے ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں پس قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے منافق کی بیماریوں کے فتنوں وغیرہ کے متعلق اور پھر انکا کس طرح ازالہ کیا جا سکتا ہے اسکے متعلق وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ اگرچہ ان بیماریوں کا علاج اللہ تعالےٰ ہی کر سکتا ہے لیکن چونکہ اسکے مومن بندے اس کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں اسلئے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہونے کی حیثیت میں ان کی بیماریوں کے علاج میں کوشاں رہتے ہیں۔ پس ان آیات میں منافقین کی بنیادی کمزوریوں کو بیان فرمایا۔ ان سے بچنے کی تلقین فرمائی اسلئے یہ مضمون اس اعتبار سے

بنیادی حیثیت کا حامل

ہے کہ اس میں ان بیماریوں سے بچنے کی راہیں بتائی گئی ہیں۔ پس ہم میں سے ہر چھوٹے اور بڑے اور ہر عورت اور ہر مرد کو یہ آیات زبانی یاد ہونی چاہئیں تاکہ بوقت ضرورت ہم اس اعتماد پر پورے اتر سکیں جسے اللہ تعالےٰ نے یہ کہکر ہم پر کیا ہے کہ جس طرح یہ لوگ مجھے دھوکا نہیں دے سکتے اسی طرح تمہیں بھی دھوکا نہیں دے سکتے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے نتیجہ ہی میں سب کچھ ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق

عطا کرے کہ ہم صحیح معنوں میں اسکے بندے بن جائیں اور اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے فضل سے اس گروہ میں شامل کر دے جس گروہ پر کہ اللہ تعالےٰ کی رحمتیں بارش کے قطروں سے بھی زیادہ کثرت کے ساتھ نازل ہوتی رہتی ہیں۔ خدا تعالےٰ ہمیں اپنے نیک بندوں میں شامل کرے ہماری کمزوریوں کو ڈھانپ لے ہماری خطاؤں کو معاف کر دے۔ ہمارے گناہوں کو بخش دے ہمیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔

اس رحمتوں کا ہر جلوہ

ہمارے لئے ظاہر ہو تاکہ ہم اس مقصد کے حصول میں کامیاب ہو جائیں جس مقصد کے حصول کے لئے اس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ یعنی غلبہ اسلام اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت کو تمام بنی نوع انسان کے دل میں قائم کرنا۔ اللہ تعالےٰ کا سچا عشق اور اس سے حقیقی محبت پیدا انسان کے دل اور دماغ اور اعلیٰ روح اور اسکے تمام جوارح حتیٰ کہ جسم کے ذرہ ذرہ میں پیدا کرنا تاکہ ایک عاشق صادق کی حیثیت سے ہر شخص اپنے محبوب کی محبت کے سمندر میں غوطہ زن ہو جائے یہاں تک کہ اسی سمندر کا ایک قطرہ بن جائے اللہ تعالےٰ ہم پر رحم فرمائے ہمیں سمجھ عطا کرے اور ہمیں اپنی ذمہ داریوں کے نباہنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ منیجر

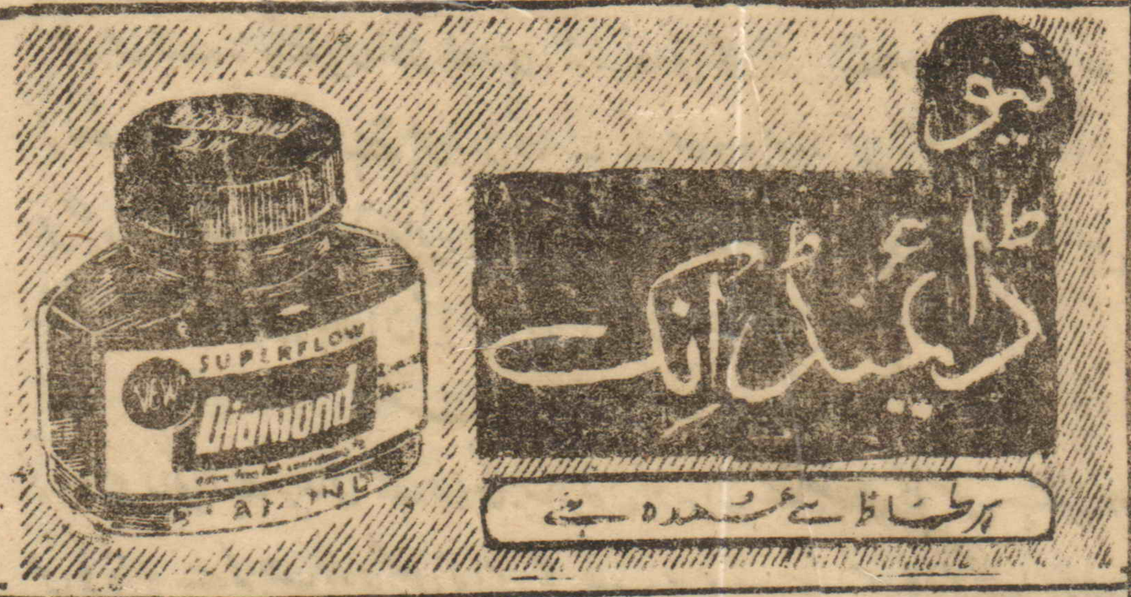

ضروریات مرغی خانہ

مثلاً

بٹھانے والے انڈے

یک روزہ چوزے

پٹھیاں، مرغیاں

خوراک اجزائے خوراک وغیرہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ سے حاصل کریں

تبلیغی و علمی مجلہ

الفرقان ربوہ

جسمیں

قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جسکے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔ سالانہ چندہ صرف ۶/-

(منیجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ صرف دو روپے (منیجر)

ضرورت ہے

ایک نویں پاس۔ میٹرک فیل یا پاس سائنس کے ساتھ۔ لڑکے کی ضرورت ہے جو بجلی اور بیٹری کا کام سیکھنا چاہے سکھائی کے دوران الاؤنس دیا جائیگا اور سکھلائی کے بعد باقاعدہ گریڈ تنخواہ کا ہوگا۔ بہت اچھا موقع ہے۔ درخواستیں بمع سفارش صدر حلقہ۔ بنام پاک ایجنسی کلینک بالمقابل بڑا دروازہ ہیوم ہسپتال لاہور

قرآن پاک کے نمونوں کا بے نظیر مجموعہ

ماہ رمضان کی آمد آمد ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ بھائی اور بہنیں جو اس مبارک مہینہ کی فضیلتوں سے فیض یاب ہوں گے۔ قرآن پاک اسی مبارک مہینہ میں نازل ہونا شروع ہوا۔ اسی مبارک مہینہ میں قرآن کی تلاوت دنیا و آخرت کی نعمتوں سے مالا مال کر دیتی ہے۔ تاج کمپنی لمیٹڈ نے ہمیشہ کی طرح اس سال بھی اپنے ان کے طبع شدہ قرآنوں کے بدیوں میں خاص رعایت کر دی ہے۔ یہ رعایت ۱۶ ستمبر سے شروع ہو کر ۳۱ دسمبر تک جاری رہے گی۔

نمونوں کے صفحوں کا مجموعہ مفت طلب فرمائیے

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۲۶۴۳ کراچی

ہومیوپیتھک اسٹور ربوہ کی مجربات دوائیں

بواسیر خونی و بادی کے لئے: نیو پائلز کورس ۵/-

کمزور اور سوکھے بچوں کے لئے: شفا بے بی ٹانک ۲/۵

گردہ اور مثانہ کی پتھری کے لئے۔ کڈنی اینڈ بلڈر لوشن ۵/-

پیٹ کے کرم ختم کرنے کیلئے: ورمس کیور ۲/-

پائیوریا کے لئے (مکمل کورس) پائیوریا کیور ۳/-

خرچ ڈاک ۵/- تفصیلات اور فہرست ادویہ مفت

خادمہ کی ضرورت

ایک لیڈی ڈاکٹر کے لئے ایک خادمہ کی ضرورت ہے جو گھریلو کام کاج کر سکے اور چھوٹی بچی کو سنبھال سکے۔ معقول تنخواہ مفصل حالات۔ عمر وغیرہ سے اطلاع دیں مقامی صدر کی سفارش بہتر ہوگی۔ درخواست بنام ڈاکٹر عبد الغفور خاں کڑک ۱۳ جہلم روڈ لاہور چھاؤنی

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ، پردہ کلاتھ، بیڈ شیٹ، نرسنگ دریاں، کھیس تولیے جاء نماز تھوک و پرچون ملسکتے ہیں۔

ویسٹ ہیسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

مرغیوں کے لئے خوراک حاصل کریں

دوکان شیخ نذیر احمد اینڈ برادر حبیب داد الرحمت سٹی روڈ

ضرورت ہے

۱۔ ایک ڈینٹل ٹیکنیشن کی ضرورت جو کہ دندان سازی کا کام مکمل طور پر جانتا ہو ضروری نہیں کہ وہ کوالیفائیڈ ہو۔

۲۔ ایک احمدی نوجوان جو کہ دندان سازی کا کام سیکھنا چاہتا ہو

پیاٹینہ ڈینٹل سروس۔ لنگے منڈی بازار پانی والا تالاب نزد رنگ محل۔ لاہور

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۲۵
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۵۰	۴-۵۵	۸-۴۰	۶-۲۰	۸-۱۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۱۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۳۰	۵-۵۰	۷-۲۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ																	
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا																	

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں (محمد علی ظفر برائے منیجر)

حب الٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰/- روپے فی تولہ ۲/- روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس -/۱۵ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵/- روپے خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون ۳۸

توسیع واشاعت "الفضل" کیلئے دورہ

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے توسیع واشاعت "الفضل" کے سلسلہ میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو بعض دیگر مقامات کے علاوہ خصوصی طور پر مندرجہ ذیل مقامات پر بغرض دورہ بھجوایا جا رہا ہے۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ واہ کینٹ۔ ایبٹ آباد۔ کیمل پور۔ مردان۔ پشاور

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب توسیع واشاعت "الفضل" کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح وارشاد کا فریضہ بھی سرانجام دیں گے۔ متعلقہ جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان نیز دیگر عہدہ داران اور مربیان سلسلہ نمائندہ الفضل سے کامل تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

الفضل کی قدر وقیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ:-

آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب کہ الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔

منیجر روزنامہ الفضل ربوہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع

منعقدہ ۱۷-۱۸-۱۹ اخاء / اکتوبر میں

ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بواسیر :- درد، جلن، قے، کھجلی، اخراج خون اور قبض وریاح وغیرہ جڑ سے ختم کرنے کے لئے

پائلز کیور PILES CURE کے چار کیپسولز کا ایک کورس کافی ہے۔

تسلی کے لئے نمونہ کی خوراک اور پمفلٹ مفت حاصل کریں۔ بڑے بڑے شہروں کے اچھے میڈیکل سٹورز سے دستیاب ہے۔ مکمل کورس ۱۰/- ڈاک خرچ ۵/- اسٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن ایجنسی کے خواہشمند حضرات ربوہ کے پتہ پر رجوع کریں۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

ضرورت ہے: ربوہ میں ٹرک چلانے کے لئے ایک تجربہ کار ڈرائیور کی ضرورت ہے ڈرائیور محنتی دیانتدار اور صحتمند ہو۔ پریذیڈنٹ صاحب محلہ کی تصدیق ساتھ ہو۔ انٹرویو کے لئے ۶۹ صبح نو بجے تشریف لائیں۔

ایس ایم اکرم لاہور سٹون کرشنگ سائٹ ربوہ

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

(منیجر)

تریاق سلیمانی

بدہضمی، ہیضہ، اسہال، متلی، اور قے کا فوری علاج

قیمت ایک روپیہ۔ دو روپیہ۔ چھ روپیہ

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

ریڈیو

ٹرانسسٹر۔ ایمپلی فائر، ٹیپ ریکارڈر کی مرمت کا

اعلیٰ مرکز

ریڈیو اینڈ ٹیلیویژن

رحمت بازار ربوہ

نیز ہاؤس وائرنگ اور وائینڈنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے

میرے ابا جی

الحاج حکیم نظام جان صاحب

اب کافی عمر رسیدہ ہو گئے ہیں اور اکثر ان کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی زندگی میں ہر قسم کے بار سے سبکدوش ہو جائیں اس لئے دوستوں سے گذارش ہے کہ اگر ابا جی نے کسی بھی دوست کی کوئی قلیل سے قلیل رقم بھی دینی ہو تو وہ مجھے مطلع کریں تاان کو اس کی ادائیگی کر دی جائے۔

دوستوں سے التجا ہے کہ اگر وہ رقم ایک چھوٹے پیسے کے برابر بھی ہو تو ظاہر کرنے سے گریز نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ سب کو اپنی زندگیوں میں اس قسم کے بار سے سبکدوش فرمائے۔ آمین

حاجی حکیم عبدالحمید مالک میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

جدید فیشن کے مطابق سونے کے

زیورات

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور فون نمبر ۵۲۶۲۳

ہمدرد نسوال (جوڑ اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰/- بیس روپے

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۴ تبوک تا ۳۰ تبوک ۱۳۴۸ ہش

۱۔ گزشتہ ہفتہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ نے ۲۶ تبوک کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے اسلام کے اقتصادی نظام کے پُرحکمت پہلوؤں کی وضاحت پر مشتمل متعدد سابقہ خطبات کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے مخلصین لہ الدین کے گیارہ معنوں میں سے نویں اور دسویں معنوں پر تفصیل سے روشنی ڈال کر واضح فرمایا کہ اسلام کے اقتصادی نظام میں اس امر کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے کہ انسانی زندگی کے اقتصادی شعبہ میں بھی مخلصین لہ الدین کے جملہ تقاضے باحسن وجوہ پورے ہوں اور لوگ اقتصادی میدان میں افراط و تفریط کی راہیں اختیار کر کے عبودیت کے مقام سے گرنے نہ پائیں۔

۳۔ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید نے رباط میں مسلم ممالک کے سربراہوں کی تاریخی کانفرنس کے انعقاد کے موقع پر کانفرنس کے صدر شاہ حسن ثانی آف مراکش نیز صدر پاکستان جنرل آغا محمد یحییٰ خان کے نام جو ان دنوں کانفرنس میں شرکت کے لئے رباط گئے ہوئے تھے ۲۱ تبوک (ستمبر) کو ایک برقی پیغام ارسال فرمایا جس میں آپ نے یہودیوں کے انتہائی خطرناک عزائم کے پیش نظر اسلامی ممالک کے باہمی اتحاد و اتفاق پر زور دیا اور اس امر کو واضح فرمانے کے بعد کہ خدائی پیشگوئیوں کی رو سے فلسطین کا مسلمانوں کو واپس ملنا یقینی ہے عجز و قدم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس تفصیلی پیغام کے آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا:۔

"قرار داد عمل کا وقت گزر چکا ہے۔ یہ وقت ہے عملی اقدام کا اور قربانیاں پیش کرنے کا۔ تمام مسلم ممالک کو اپنی آمدنی کا ایک حصہ اس کام کے لئے وقف کر دینا چاہیئے اور متحدہ فوج بنانی چاہیئے۔ خدائی پیشگوئیوں کی رو سے فلسطین کا مسلمانوں کو واپس ملنا یقینی ہے لیکن ہمارا فرض ہے کہ ہم انتہائی جدوجہد سے کام لیں۔ اور خدائی پیشگوئیوں پر دل سے ایمان رکھتے ہوئے کسی تاخیر کے بغیر بھرپور اقدام کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی مدد کرے تا اس کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں آپ صحیح اور موثر فیصلے کرنے میں کامیاب ہوں۔"

۴۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری اور مکرم غلام حسین صاحب اعلائے کلمۃ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان جانے کے لئے ۲۴ تبوک کی صبح کو بذریعہ ٹرین ربوہ سے لاہور روانہ ہوئے۔ بہت سے احباب نے ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائیوں کو پھولوں کے ہار پہنائے اور ان سے باری باری مصافحہ و معانقہ کر کے انہیں دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ اجتماعی دعا محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق دے۔

۵۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح اور مکرم سید منصور احمد صاحب بشیر بخیر و عافیت سیرالیون پہنچ گئے ہیں۔ ہمارے یہ دونوں مجاہد بھائی اعلائے کلمۃ اسلام کی غرض سے ۲۱ تبوک کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو مجاہدین اسلام کو دل بیش از بیش خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی مساعی میں برکت ڈالے آمین۔ (وکالت تبشیر)

۶۔ محترم سردار عبدالحمید صاحب آڈٹ آفیسر ریلوے قریباً پانچ ہفتہ بخار میں مبتلا رہنے کے بعد ۲۵ اور ۲۶ تبوک ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۵، ۲۶ ستمبر ۱۹۶۹ء بروز جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب ۹ بجے بعمر ۸۵ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ کو حضور علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ شروع ہی سے خلافت کے ساتھ دلی طور پر وابستہ رہے۔ سیالکوٹ، پٹیالہ، لاہور وغیرہ مقامات میں سے جہاں بھی رہے سلسلہ کی ہر ممکن خدمت بجا لانا آپ کا طرۂ امتیاز رہا۔ آپ کی ایک نمایاں خدمت یہ ہے کہ آپ نے ۱۹۱۲ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے بیعارفانہ خطبات کو دو جلدوں میں مرتب کر کے نہایت اہتمام سے انہیں شائع کیا اور اب وفات سے کچھ عرصہ قبل پیرانہ سالی کے باوجود ان خطبات کو دوبارہ مرتب کر کے اور ان میں ان خطبات کا اضافہ کر کے جو پہلے ایڈیشن میں شامل نہ ہو سکے تھے انہیں دوبارہ شائع کرنے کا اہتمام کیا۔

۲۶ ستمبر کو نماز جمعہ کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے کرائی۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

۷۔ شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ۲۶ ستمبر سے ۲۸ ستمبر تک ربوہ میں پانچویں آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ کا انعقاد عمل میں آیا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح جناب ایم کیو ڈور ظفر چوہدری سٹیشن کمانڈر پی اے ایف سرگودھا نے فرمایا اور ٹورنامنٹ کے اختتام پر جناب چوہدری محمد صدیق صاحب سیکرٹری پاکستان کبڈی فیڈریشن نے انعامات تقسیم کئے۔ کلب سیکشن میں ریلوے کی نامی گرامی ٹیم اور کالج سیکشن میں اسلامیہ کالج لائلپور کی ٹیم چیمپئن قرار پائی۔ ہر دو سیکشنوں میں علی الترتیب ربوہ اور میونسپل کالج وزیر آباد کی ٹیمیں رنر اپ رہیں۔ امسال ٹورنامنٹ میں ربوہ کے علاوہ لاہور، لائلپور، سرگودھا، سیالکوٹ، وزیر آباد اور جھنگ کی تیرہ نامور ٹیموں نے شرکت کی جن میں ملک گیر شہرت کے حامل متعدد نامور کھلاڑی بھی شامل تھے۔ انہوں نے طاقت و توانائی، عزم و حوصلہ، چستی چابکدستی اور داؤ پیچ کے بل پر نہایت بلند پایہ کھیل کا مظاہرہ کر کے شائقین سے خوب داد وصول کی۔ اس موقع پر بیرونی مقامات کے کثیر التعداد شائقین کے علاوہ نیشنل سپورٹس کی متعدد نامور شخصیتیں بھی ربوہ آئیں۔ ۲۸ ستمبر کو ٹورنامنٹ کے اختتام پر ٹورنامنٹ کمیٹی کی طرف سے ٹورنامنٹ میں شرکت کرنے والے کھلاڑیوں کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر ظہرانہ ترتیب دیا گیا جس میں متعدد مہمانوں نے بھی شرکت فرمائی۔

درخواست ہائے دعا

ملک عبدالمالک صاحب سیکرٹری مال حلقہ سول لائنز لاہور بیمار ہیں اور ملت پولی کلینک ہسپتال ایبٹ روڈ لاہور میں داخل ہیں۔ احباب سے اُن کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک صفی اللہ ربوہ)

۲۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب (ملک کریانہ سٹور رحمت بازار ربوہ) کے والد مکرم غلام فرید صاحب موضع پیرو چک سیالکوٹ میں کمر پر پھوڑا نکلنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

۳۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ کا صادق ہسپتال ڈسکہ میں آنکھوں کا اپریشن ہونے والا ہے احباب جماعت سے اپریشن کی کامیابی نظر کی بحالی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نذیر احمد کارکن بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک بیلدار کی ضرورت ہے۔ ابتدائی تنخواہ ماہوار ۷۵ روپے دی جائے گی۔ ربوہ میں رہائش کے خواہشمند اپنے پریذیڈنٹ یا امیر جماعت احمدیہ کی سفارش کے ساتھ فوری درخواست کریں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷